ایک دلچسپ مکالمہ

(از مولوی حافظ محمد شعیب صاحب مہاوی مظفرپوری متعلم جامعہ رحمانیہ)

گرمی کا موسم اور چاندنی رات تھی، عشار کی نماز پڑھکر مکان کے صحن میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ معاً ایک قدیمی دوست کی یاد ستانے لگی۔ میں اسی خیال میں محو، اور گذشتہ باتوں کو یاد کرکے مسکرا رہا تھا کہ نوکر نے باہر سے آواز دی حضور ایک شخص آپ کی ملاقات کو آئے ہیں۔ میں نے کہا اندر بلالو۔ نوکر اپنے ساتھ لیکر اندر آیا۔ احسن صاحب کی صورت دیکھتے ہی کرسی سے اٹھکر لپٹ گیا اور کہا واللہ ابھی آپ ہی کی یاد میں مشغول تھا۔ مرحبا مرحبا۔

احسن۔ دوست کیا کہوں زمانے سے آپ کی ملاقات کو ترس رہا تھا۔ ابھی کچھ دن ہوئے کہ اسکول میں گرمی کی تعطیل ہوئی میں نے موقع غنیمت جانا اور ملاقات کو آپہنچا۔

اسد۔ میں نے عدیم الفرصت ہونے کے باوجود خط وکتابت کا سلسلہ کبھی منقطع نہ کیا۔ اور اسی کوشش میں تھا کہ کسی طرح آپ کی زیارت نصیب ہوجائے۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ نے خود ہی تشریف لاکر مردہ دل کو زندہ کیا۔

احسن۔ بھائی اسد میں نے سنا ہے کہ صحابہ کرام کے حالات کے متعلق آپ کو کافی معلومات ہیں کیا یہ سچ ہے۔

اسد۔ کسی نے خوش عقیدگی سے ایسا کہا ہوگا۔ ہاں آپ کو جو کچھ دریافت کرنا ہو فرمایئے مجھے جو کچھ معلوم ہوگا بیان کردونگا۔

احسن۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے خاندانی حالات کا اگر علم ہو تو بیان کیجئے۔

اسد۔ شوق سے سنئے۔ باپ کا نام معاذ۔ ماں کا نام کبشہ اور دادا کا نام نعمان تھا۔ انصار مدینہ کے دو خاندان تھے "اوس" اور "خزرج" حضرت سعد کا تعلق قبیلہ عبدالاشہل سے تھا۔ عبدالاشہل اوس کے تمام قبیلوں میں معزز شمار کیا جاتا تھا۔ ترمذی ص۲۳۷ میں ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ الْاَنْصَارِ قَالُوْا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بنو النجار ثم الذین یلونھم بنو عبد الاشھل۔ وایضاً قال رسول اللہ خیر الانصار بنو عبد الاشھل کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقام پر انصار میں سب سے افضل اور ایک مقام میں بنو نجار کے بعد سب بہتر عبدالاشہل کو فرمایا ہے (سیر انصار) میں ذکر ہے کہ حضرت سعد کا خاندان عبدالاشہل کا سردار تھا اس لئے حضرت سعد "سید الاوس" کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔ اشعۃ اللمعات جلد ۴ ص۶۹۵ میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم نے آپ کو سید الانصار فرمایا ہے۔

احسن - حضرت سعد بن معاذ کے قبول اسلام کے کچھ احوال سنائیے۔

اسعد - ہجرت سے پہلے مدینہ منورہ کے چند اشخاص ایام حج میں رسول اللہ صلعم کے دست مبارک پر اسلام لائے تھے۔ ان کی تعلیم و تبلیغ کے لئے حضور نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو مدینہ بھیجدیا تھا وہ کبھی حضرت سعدؓ کے خالہ زاد بھائی حضرت اسعد بن زرارہ کے مکان پر کبھی محلہ بنو ظفر میں لوگوں کو اسلام کی تعلیم و ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ ہنوز حضرت سعد مسلمان نہیں ہوئے تھے اور اسلام کے سخت مخالف تھے انھوں نے ایک دن اپنے دوست حضرت اسید بن حضیر سے حضرت مصعب کی شکایت کی کہ وہ ہمارے عزیزوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ تم ان کو اپنے محلہ سے نکالدو۔ حضرت اسید بھی ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اسی وقت نیزہ لیکر تیار ہوگئے اور جوش میں بھرے ہوئے حضرت مصعب کے پاس پہنچے حضرت مصعب نے اپنی نرم نرم باتوں سے حضرت اسید کے جوش کو کم کر دیا اور اپنے پاس بٹھا کر قرآن مجید کی چند آیتیں سنائیں جس کا اثر یہ ہوا کہ وہ اسی وقت مسلمان ہوگئے۔

اس زمانہ میں ایک خاص بات یہ تھی کہ جو مسلمان ہوتا اس میں دوسروں کے مسلمان بنانے کا ایک جوش پیدا ہوجاتا حضرت اسید کو فکر ہوئی کہ حضرت سعد بھی مسلمان ہوجائیں وہ اسلامی تعلیم کا معجزہ ابھی ابھی دیکھ چکے تھے۔ انھوں نے سوچا کہ حضرت سعد اسلام کی تعلیم و ہدایت کو سن لیں تو انکا اسلام قبول کرنا یقینی ہے اس لئے انھوں نے حضرت مصعب سے کہا کہ ایک شخص اور ہے جو مسلمان ہوگیا تو کوئی آپ کا مخالف نظر نہ آئیگا میں جا کر ان کو آپ کی خدمت میں بھیجتا ہوں ع شکار کرنے آئے تھے خود شکار ہو کے چلے۔ حضرت اُسید گئے اور حضرت سعد سے ایک ایسی اشتعال انگیز بات کہی کہ حضرت سعد اسی وقت حضرت مصعب کے پاس گئے۔ حضرت مصعب نے جس طرح حضرت اسید کو قرآن مجید کی آیتیں سنائی تھیں حضرت سعد کو بھی سنائیں انھوں نے بھی اسی وقت اسلام کے آستانہ پر سر تسلیم خم کیا۔ (ابن خلدون)

احسن - آخر آپ خاموش کیوں ہوگئے کیا نیند آرہی ہے۔ پھر انھوں نے اسلام لانے کے بعد کیا کام کیا اور ان کا قبیلہ عبد الاشہل کیسے مسلمان ہوا۔

اسعد - مسلمان ہوتے ہی تبلیغ اسلام کی جو بجلی ہر مسلمان کے دل و دماغ میں پیدا ہوجاتی ہے وہی حضرت سعدؓ کے دل و دماغ میں بھی پیدا ہوگئی اسلام کی تبلیغ کا جوش لئے ہوئے اپنے قبیلہ عبد الاشہل میں پہنچے۔

سعدؓ - کیف تعلمون امری فیکم - یعنی تم لوگ مجھے اپنے نزدیک کیسا سمجھتے ہو۔

عبد الاشہل (سب نے بیک زباں ہوکر) جواب دیا کہ سیدنا وافضلنا رایًا دینا - ہم آپ کو اپنا سردار اور باعتبار رائے اور عہد کے اپنے میں سب سے بزرگ سمجھتے ہیں۔

سعدؓ۔ پھر آگاہ ہوجاؤ کہ خدا کی قسم جب تک تم لوگ خدا اور رسول پر ایمان نہ لاؤگے میں تم میں سے کسی سے بات نہ کرونگا۔ حضرت سعدؓ کا عبدالاشہل پر اتنا اثر تھا کہ قبیلہ نے بے چون وچرا امر تسلیم خم کیا، آگے آگے حضرتؓ سعد تھے اور پیچھے آپ کی قوم۔ جو لوگ اِدھر اُدھر کام سے گئے تھے وہ بھی آکر شریک ہوجاتے۔ حضرت مصعب کی خدمت میں حاضر ہوکر سارا قبیلہ مسلمان ہوگیا۔ (ابن خلدون)

احسن:۔ سبحان اللہ سچ فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا (بعض لوگوں کی باتوں میں جادو کا اثر ہوتا ہے) اچھا یہ تو بتاؤ کہ حضرت سعد اور ابوجہل میں کسی قسم کی گفتگو بھی ہوئی تھی سنا ہے کہ اہل مکہ اور انصار میں بڑی دشمنی ہوگئی تھی کسی کتاب میں ثبوت ہے۔

اسد۔ یہ سارے واقعات سیر انصار میں بہت بسط سے بیان کئے گئے ہیں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے مکہ سے مدینہ ہجرت کرجانے کے بعد اہل مکہ اور انصار میں جانی دشمنی ہوگئی تھی لیکن حضرت سعد اس حالت میں بھی مکہ معظمہ عمرہ کرنے گئے۔ مکہ کے رئیس اعظم امیہ بن خلف سے آپ کی دوستی تھی وہ مدینہ آتا تو آپ کے یہاں ٹھہرتا آپ مکہ گئے تو اس کے یہاں ٹھہرے۔ دوپہر کے وقت آپ امیہ کے ساتھ کعبہ شریف کے طواف کیلئے نکلے راستہ میں ابوجہل نے آپ کو دیکھکر امیہ سے پوچھا۔

ابوجہل۔ یہ کون ہیں؟

امیہ۔ سعد

ابوجہل۔ (حضرت سعد سے) تم مسلمانوں کو پناہ دیکر اور ان کے انصار بن کر اطمینان سے مکہ میں پھر رہے ہو اگر تم امیہ کے ساتھ نہ ہوتے تو تمہارا گھر پہنچنا دشوار ہوجاتا۔

حضرت سعدؓ۔ (غضب آلود ہوکر سخت لہجہ میں) مجھے روکو پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے تمہارا مدینہ کا راستہ روک دونگا۔

امیہ۔ سعد یہ مکہ کا سرغنہ اور سردار ہے اس کے سامنے آہستہ اور متانت سے بولو۔

سعد۔ بس رہنے دو حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماچکے ہیں کہ مسلمان تم کو قتل کریں گے۔

امیہ۔ کیا مسلمان مکہ میں آکر ہم لوگوں کو قتل کریں گے۔

حضرت سعد۔ اسکی مجھے خبر نہیں ہے لیکن میرا ایمان ہے کہ یہ ہوکر رہیگا کیونکہ ہمارے رسول نے فرمایا ہے۔

احسن۔ اے دوست اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت ہی جری اور بہادر تھے تنہا اور اسقدر دلیرانہ کلام؟

اسد۔ اسی پر کیا منحصر ہے اور سنئے۔ جب بدر کا معرکہ پیش آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کو جمع کرکے ان سے جنگ کے بارہ میں رائے طلب فرمائی۔ حضرت سعد نے انصار کی جانب سے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ پر ایمان لائے ہیں آپ کی رسالت کی

تصدیق کی ہے اور ہم نے اقرار کیا ہے کہ آپ خدا کی طرف سے جو کچھ لائے ہیں وہ حق ہے اس تصدیق اور اقرار کے ساتھ ہم نے آپ سے عہد کیا ہے کہ ہم آپ کے ہر حکم کو دل وجان سے قبول کریں گے اور آپ کے ہر فرمان کو بجالائیں گے۔ اس لئے یا رسول اللہ صلعم آپ جہاں چاہے چلئے اس خدائے برحق کی قسم جس نے آپ کو سچا رسول بناکر مبعوث کیا ہے۔ اگر آپ چلیں گے اور ہم کو سمندر میں کودنے کا حکم دیں گے تو ہم سمندر میں بھی کود پڑیں گے۔ ہم میں سے ایک بھی آپ کو چھوڑکر پیچھے نہ ہٹے گا۔ انشاء اللہ آپ دیکھ لیں گے کہ ہم دشمن کے مقابلہ میں ثابت قدم اور اپنے قول کے سچے ہیں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ دشمنوں کے مقابلہ میں ہم سے وہ بات ظاہر فرمائیگا جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوجائیں گی۔ غرض ہم ہر طرح آپ کے مطیع وفرمانبردار ہیں۔ آپ جہاں چاہے لے چلئے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد کی فداکارانہ تقریر سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ خوشخبری ہو کہ فتح تمہاری ہی ہے۔ (مدارج النبوۃ)

احسن۔ اچھا تو جنگِ بدر میں کیا ہوا۔ کیا یہ بھی بدری صحابی ہیں جن کو رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے مغفور الھم اعملوا ما شئتم۔ (غزوہ بدر میں شریک ہونیوالوں کی سب خطائیں اللہ نے معاف کردیں)

اسلم۔ ہاں بھئی یہ بھی بدری صحابی ہیں۔ جب فوج آراستہ ہو کر روانہ ہوئی تو قبیلہ اوس کا جھنڈا آنحضور صلعم نے حضرت سعدؓ ہی کو مرحمت فرمایا۔ (سیر انصار) میدانِ جنگ میں پہنچکر حضرت سعدؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راحت وآسائش کے لئے پتوں کا ایک جھونپڑا تیار کیا اور خود انصار کی ایک جماعت کے ساتھ آنحضرت صلعم کے محافظ بنے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت سعدؓ نے رسول اللہ صلعم سے کہا کہ آپ جھونپڑے میں رہئے اور اپنے گھوڑے کو پاس رکھئے ہم لڑنے جاتے ہیں اگر ہم نے فتح پائی تو خیر ورنہ آپ گھوڑے پر سوار ہو کر مدینہ چلے جائیگا وہاں ہماری قوم کے لوگ ہیں جو آپ کی محبت وجاں نثاری میں ہم سے کم نہیں ہیں۔ آنحضرت صلعم نے حضرت سعد کو دعائے خیر دی (مدارج النبوہ) ایک طرف صرف تین سو تیرہ مسلمان تھے جن کے پاس نہ کافی ہتھیار تھے نہ کافی سواری تھی۔ نہ کافی جنس۔ دوسری طرف ایکہزار کی جمعیت تھی جس کے پاس سب کچھ موجود تھا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق مسلمانوں کی فتح ہوئی۔ مکہ کے بڑے بڑے سردار اور معززین قتل وگرفتار ہوئے مقتولین میں ابوجہل بھی تھا۔ اس طرح چند ہی روز کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشین گوئی پوری ہوگئی جو حضرت سعد نے اپنے عمرہ کے زمانے میں ابوجہل اور امیہ کے سامنے مکہ میں بیان کی تھی کہ "مسلمان تم کو قتل کریں گے"۔ فالحمد للہ۔

احسن۔ جنگ بدر کے علاوہ بہت سارے غزوات ہوئے کیا ان میں بھی حضرت سعدؓ موجود تھے۔

اسد۔ کیوں نہیں! غزوۂ احد، غزوۂ احزاب وغیرہ میں شریک تھے۔ غزوۂ احد کا کچھ حصہ عرض کئے دیتا ہوں بدر کی لڑائی میں مکہ والوں کو جو شکست ہوئی تھی اس کا بدلہ لینے کیلئے دوسرے سال انھوں نے پھر مدینہ پر چڑھائی کی۔ مدینہ منورہ سے ڈیڑھ میل پر احد پہاڑ ہے اس کے میدان میں جنگ ہوئی پہلے تو مسلمانوں کی فتح ہوگئی لیکن مسلمان مال واسباب کے لوٹنے میں مصروف ہوئے تو مکہ والوں نے دھوکہ میں پھر حملہ کر دیا جس سے یکایک لڑائی کا رنگ بدل گیا۔ اسوقت صرف آنحضرت صلعم اور چند صحابہ ثابت قدم رہے جن میں ایک حضرت سعد بھی تھے چنانچہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۲ ص ۱۹ میں ہے کہ آنحضرتؐ کے ساتھ حضرت سعدؓ کے قبیلہ عبد الاشہل کے تیس آدمی زخمی ہوئے اور سعد کے بھائی عمرو بن معاذ نے شہادت پائی۔

احسن۔ افوہ بہت دلگداز واقعہ ہے غزوۂ احزاب کا بھی حال بیان کیجئے کیونکہ بغیر اس کے اطمینان قلب نہ ہوگا۔

اسد۔ رات کافی آگئی۔ اب کھانا وغیرہ تناول کرکے آرام کرنا چاہئے۔ اچھا جب آپ کا اصرار ہے تو سنئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ آنے کے پانچویں سال بعد دشمنوں نے مدینہ پر بہت بڑا حملہ کیا جس میں عرب کے ہر قبیلہ اور ہر فرقہ کے چوبیس ہزار (۲۴۰۰۰) آدمی شریک تھے۔ اس لئے لوگ اسے غزوۂ "احزاب" کہتے ہیں اور چونکہ خندق شہر کی حفاظت کے لئے کھودی گئی تھی اس لئے اس کا دوسرا نام غزوۂ خندق بھی ہے۔ جب لڑائی کا وقت آیا تو حضرت سعدؓ زرہ پہنکر میدان جنگ کو روانہ ہوئے راستہ میں ایک قلعہ تھا جس میں حضرت سعد کی ماں اور عائشہ رضی اللہ عنہا پناہ گزیں تھیں جسوقت آپ قلعہ کے پاس سے گذر رہے تھے جوش جہاد میں آپ کی زبانِ مبارک پر یہ شعر تھا ؎

لبث قلیلا یلحق الھیجاء جمل — لاباس بالموت اذا حان الاجل (اسد الغابہ)

ذرا ٹھہر جانا کہ ایک شتر سوار بھی تم سے ملجائے۔ جب موت کا وقت آگیا تو موت کا مضائقہ نہیں۔

سعد کی ماں نے یہ آواز سنی تو پکار کر کہا۔ بیٹا! تم پیچھے رہ گئے جلد جاکر رسول کریم صلعم سے ملجاؤ۔ حضرت سعدؓ کا قد لمبا تھا اور زرہ چھوٹی تھی۔ جس سے ہاتھ پاؤں کھلے ہوئے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ کاش سعد کی زرہ اس سے لمبی ہوتی۔ حضرت سعدؓ کی ماں نے کہا کہ خدا کی جو مرضی ہوتی ہے وہ ہوتا ہے۔ میدان کارزار میں پہنچکر خدا کی مرضی پوری ہوئی کہ عرقہ کے بیٹے حبان نے آپ کے کھلے ہوئے ہاتھ پر تیر مارا جس سے ہفت اندام کی رگ کٹ گئی۔ یہ رگ کٹ جاتی ہے تو جسم کا تمام خون بہ جاتا ہے جس سے آدمی نہیں بچتا حضرت رسول اللہ صلعم کو معلوم ہوا تو آپ نے حبان کو بد دعا دی کہ حرق اللہ وجھک فی النار۔ خدا تیرے چہرے کو جہنم میں جلائے۔ (مدارج النبوۃ) حضرت سعدؓ نے تیر کھا کر یہ ولولہ انگیز دعا مانگی۔ الٰہی! تو خوب جانتا ہے کہ مجھے قوم قریش سے جہاد کرنا کسقدر پسند ہے جس نے تیرے رسول کو جھٹلایا۔ اور

اس کو وطن سے نکالا۔ پس الہٰی! اگر ابھی اس قوم سے جنگ باقی ہے تو مجھے بھی اس سے لڑنے کیلئے باقی رکھ اور اگر قوم قریش کی جنگ ختم ہو گئی تو مجھے اسی زخم کے ذریعہ شہادت دے۔ اے اللہ مجھے اسوقت تک زندہ رکھ کہ بنو قریظہ کے انجام سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں (مدارج النبوۃ)

احسن۔ یہ بنو قریظہ کون تھا اور حضرت سعدؓ کی دعا دربارِ خداوندی میں مقبول ہوئی یا نہیں۔

اسد۔ بنو قریظہ یہودیوں کا ایک قبیلہ تھا جس نے آنحضرتؐ سے صلح و امن کا عہد کیا تھا لیکن جنگ خندق میں اس نے عہد کو توڑ دیا۔ اور دشمنوں کے ساتھ شریک ہو کر مسلمانوں سے لڑا۔ قبیلہ اوس اور بنو قریظہ میں بھی معاہدہ تھا اس لئے آنحضور صلعم نے حضرت سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کو سمجھانے کیلئے بھیجا۔ بنو قریظہ نے ان کے سمجھانے کا بھی لحاظ نہیں کیا۔ اس لئے جب خندق کی لڑائی میں دشمنوں کو شکست ہوئی تو مسلمانوں نے بنو قریظہ کا محاصرہ کیا۔ پہلے تو بنو قریظہ نے حوصلہ سے کام لیا۔ لیکن جب ان میں لڑنے کی طاقت باقی نہ رہی تو انھوں نے کہا سعد بن معاذ جو ہمارے حق میں فیصلہ کریں گے وہ ہمیں منظور ہے آنحضرت صلعم نے حضرت سعدؓ کو بلوایا۔ آپ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ قریب پہنچے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو موا الی سید کم۔ حضرت سعد نے پہلے بنو قریظہ سے فیصلہ ماننے کا عہد لیا اس کے بعد فیصلہ سنایا کہ بنو قریظہ کے مرد قتل کئے جائیں عورتیں اور بچے لونڈی غلام بنائے جائیں۔ اور ان کے مال و اسباب کو غنیمت قرار دیا جائے۔ آنحضرتؐ نے یہ فیصلہ سنکر فرمایا لقد حکمت فیھم بحکم اللہ یعنی تم نے بنو قریظہ کے معاملہ میں خدائی فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا (ابن خلدون) حضرت سعد نے بنو قریظہ کا انجام دیکھ لیا۔ قریش کی لڑائیوں کا بھی خاتمہ ہو چکا تھا۔ اب آپ کی دعا کا صرف ایک حصہ باقی رہ گیا تھا کہ خدا آپ کو اپنے جوارِ رحمت میں بلائے وہ بھی اس طرح پورا ہوا کہ سعدؓ کے زخم کو جو رسول اللہ صلعم نے داغا تھا جس سے خون بند ہو گیا تھا۔ ایک روز پھٹ گیا۔ آنحضرتؐ کو اطلاع ہوئی تو گھبرائے ہوئے آئے۔ سعدؓ انتقال فرما چکے تھے۔ آپ نے آتے ہی گود میں اٹھا لیا اب تک خون جاری تھا جو حضورؐ کے اوپر بہہ رہا تھا۔

احسن۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تو ان کے انتقال سے رسول اللہ صلعم اور صحابہ کرامؓ کو بہت ملال ہوا ہوگا۔ کیوں صاحب ٹھیک ہے نا۔

اسد۔ یہ کہنے کی بات ہے؟ جسوقت حضرت ابوبکرؓ نے آکر دیکھا چیخ مار کر کہا ہائے کمر ٹوٹ گئی حضرت عمرؓ نے رو کر کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جب ان حضرات کا یہ حال تھا تو حضرت سعد کی بوڑھی ماں کے غم واندوہ کا اندازہ کون کر سکتا ہے روتی جاتی تھیں اور کہتی جاتی تھیں ویل ام سعد سعدا براعۃ ونجدا۔ ویل ام سعد سعد۔ حزامۃ وجدا۔ (اسد الغابہ) آنحضرت صلعم نے فرمایا اور رونے والیاں جھوٹ بولتی ہیں مگر یہ سچ بولتی ہے۔ حق تو یہ ہے کہ سعدؓ کی